خاکہ برائے پی-ایچ-ڈی

۲۰۲۳-۲۰۲۴

موضوع

غیاث احمد گدی اور الیاس احمد گدی کی فکشن نگاری: ایک تقابلی مطالعہ

GHAYAS AHMAD GADDI AUR ILYAS AHMAD GADDI KI FICTION NIGARI: EK TAQABULI MUTALEA

نگراں

ڈاکٹر محمد رضوان علی

اسوسیٹ پروفیسر و صدر شعبہ اردو

رانچی یونیورسٹی، رانچی

ریسرچ اسکالر

محمد مہتاب عالم

شعبہ اردو، فیکلٹی آف آرٹس رانچی یونیورسٹی، رانچی، جھارکھنڈ

غیاث احمد گدی اور الیاس احمد گدی کی فکشن نگاری: ایک تقابلی مطالعہ

قدرت نے ہر انسان کو ایک دوسرے سے مختلف بنایا ہے۔ ساتھ ہی ہر انسان کی سوچ اس کے نظریات اور اس کا مخصوص فلسفہ ایک دوسرے سے جدا ہے۔ سماج کے دوسرے انسانوں کی طرح قلم کار بھی منفرد سوچ، اپنے نظریات اور اپنا مخصوص فلسفہ رکھتے ہیں۔ اسی طرح جب ایک قلم کار لکھنے بیٹھتا ہے تو وہ اپنی سوچ کے مطابق موضوع کا انتخاب کرتا ہے۔

ان حقائق کی روشنی میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ جب دو قلم کاروں کے سوچنے کا ڈھنگ اور نظریات مختلف ہوتے ہیں تو ان کے موضوعات میں یکسانیت کیسے ہو سکتی ہے؟ ہاں البتہ ایک ہی خطے یا پھر ایک ہی ملک کے رہنے والے یکساں موضوعات سے دوچار ہوتے ہیں جس کی بنا پر ان کے یہاں یکساں موضوعات دیکھنے کو ملتے ہیں۔

غیاث احمد گدی اور الیاس احمد گدی کے ناولوں اور افسانوں کے موضوعات کی بات کریں تو ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان میں کافی حد تک یکسانیت نظر آتی ہے۔ بے شک دونوں کے اظہار کا وسیلہ مختلف ہے۔ دونوں اردو میں لکھتے ہیں۔ دونوں کا ملک بھی ایک جگہ بھی ایک حتی کہ دونوں سگے بھائیہیں۔ غیاث احمد گدی بڑے بھائی ہیں جب کہ الیاس احمد گدی چھوٹے ہیں۔ دونوں کے یہاں علاقائی مسائل، ملک کے سیاسی، سماجی اور معاشی مسائل تحریروں پر یکساں طور پر اثرات مرتب کرتے ہیں۔ گو کہ گدی برادران کے یہاں بالخصوص ان کے فکشن میں سماج اور عمرانیات کا ایک ایسا تناظر ہے جسے ہم عمرانیاتی پہلو سے دیکھ سکتے ہیں۔

تعارف - Introduction

غیاث احمد گدی: غیاث احمد گدی ۷ افروری ۱۹۲۸ ء کو بمقام جھریا ضلع دھنباد میں پیدا ہوئے۔ خاندان اور پیشہ کی مناسبت سے نام کے آگے گدی کا اضافہ ہوا، اور اسی نام سے ادبی دنیا میں معروف ہوئے۔

غیاث احمد بحیثیت افسانہ نگار اردو ادب میں متعارف ہوئے اور تین مجموعے اشاعت سے ہم کنار ہوئے جن میں مشمولہ افسانوں کی تعداد تین درجنوں سے زائد نہیں۔ افسانوں کے باب میں اتنا قلیل سرمایا ان کے ہم عصروں کے مقابلے میں کہیں کم ہے۔ انھوں نے اگرچہ کم لکھا ہے مگر افسانہ نگاری کے میدان میں جس فکری وفنی مہارت کا مظاہرہ کیا ہے اس کی بنا پر وہ ایک منفرد افسانہ نگار کے روپ میں سامنے آتے ہیں۔ غیاث احمد نے اسوقت لکھنا

شروعکیا جب ترقی پسند تحریک عروج پر تھی۔ وہ اس تحریک سے متاثر بھی تھے۔ آگے چل کر وہ جدیدیت سے بھی خاصے متاثر ہوئے۔ اوران دونوں کا اثر ان کے افسانوں پر دیکھا جاسکتا ہے۔

غیاث احمد کا پہلا مطبوعہ افسانہ "جوار بھاٹا" عال گیر، لاہور میں دسمبر ۱۹۴۵ء میں شائع ہوا تھا اور ان کے تین افسانوی مجموعے "بابالوگ "۱۹۶۹" جس میں کل نو افسانے شامل ہیں۔ " پرندہ پکڑنے والی گاڑی " ۱۹۷۷ء اس میں سولہ افسانے ہیں۔ " سارا دن دھوپ "۱۹۸۵ء جس میں بارہ افسانے شامل ہیں۔ غیاث احمد کا ایک ناولٹ "پڑاؤ "۱۹۸۰ء میں صبا پبلی کیشنز دھنباد سے شائع ہوا۔ انھوں نے "میراث" کے نام سے خالص افسانوی ادب کا ادبی مجلہ جولائی ۱۹۶۲ء میں جاری کیا تھا جس کے صرف چار شمارے نکل سکے تھے۔ آخر کار غیاث احمد گدی ۲۶ جنوری
۱۹۸۶ء کو ہمیشہ کے لئے اس دار فانی سے کوچ کر مالک حقیقی سے جاملے۔

الیاس احمد گدی: الیاس احمد گدی کی شناخت اردو ادب میں فکشن کے حوالے سے ہے۔ ان کا شمار اردو کے ان چند با کمال ادیبں میں ہوتا ہے جنھوں نے افسانہ نگاری کے علاوہ ناول نویسی میں بھی اپنی عمدہ تخلیقی کاوشوں کے جوہر دکھلائے۔ انھوں نے اپنی تخلیقی ضیا پاشیوں سے اردو کے جہان فکشن کو روشن و منور کر دیا۔ اپنے اولین افسانے سے لے کر شہرہ آفاق ناول فائر ایریا تک کہانی کہنے کا ان کا دل نشیں اسلوب برسوں سے دنیا بھر میں پھیلے ہوئے اردو قارئین کی دل بستگی اور شعوری ارتقاء کا سامان بنتا رہا ہے۔ الیاس احمد آزادی کے بعد کے اہم فکشن نگار ہیں جن کے ذکر کیے بغیر آزادیکے بعد لکھے گئے نثری ادب کی تاریخ مکمل نہیں ہو سکتی۔ ان کے افسانے اور ناول کی شہرت صرف اردو زبان تک محدود نہیں، ہندی اور انگریزی کے ذریعے وہ قارئین ادب کے ایک وسیع جغرافیے تک پھیل چکی ہے۔

الیاس احمد گدی ۱۴ اپریل ۱۹۳۲ء کو گدی محلہ جبا ضلع دھنباد) غیر منقسم بہار (میں پیدا ہوئے۔ ان کا خاندانی پیشہ جانور پالنا اور دودھ بیچنا تھا۔ شروع شروع میں ان کے یہاں تعلیم کی کوئی خاص اہمیت نہیں تھی۔ الیاس احمد کے دادا نے ان کے والد احمد گدی کو اسکول جانے پر زور دیا اور گدی خاندان میں تعلیم عام ہوئی۔ احمد گدی خاندان کے پہلے شخص تھے جنھوں نے میٹرک تک تعلیم حاصل کی اور ان کے بعد یہ سلسلہ جاری رہا۔ الیاس احمد کی ابتدائی تعلیم گھر پر ہی ہوئی، وہ بہت ذہین تھے ان کی ذہانت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ ایک سالپڑھائی کرنے کے بعد ان کا داخلہ ڈائریکٹ جھریا اسکول کے پانچویں جماعت میں ہو گیا۔ پڑھائی کے ساتھ ساتھ وہ ادبی رسالے بھی بہت شوق سے پڑھتے تھے۔ اسی بیچ ان کے بڑے بھائی غیاث احمد گدی کا ایک افسانہ رسالہ میں شائع ہوا۔ اسی سے متاثر ہو کر الیاس احمد کا شوق اور بڑھ گیا اور طبیعت لکھنے پڑھنے کی طرف مائل ہوئی اور انھوں نے بھی لکھنا شروع کیا۔

الیاس احمد نے اپنی زندگی کا آغاز ۱۹۴۸ء میں ایک کہانی "سرخ نوٹ" لکھ کر کیا۔ اس وقت ان کی عمر تقریباً سولہ سال کی تھی۔ انھوں نے میٹرک بھی پاس نہیں کیا تھا۔ پڑھائی کرتے ہوئے ان کے دو ناول "زخم" اور "مرہم" بھی شائع ہوئے۔ اللہ نے ان کو بڑی صلاحیت عطا کی تھی۔ ان کی ذہانتنہ صرف افسانہ اور ناول میں اپنا جوہر دکھایا ہے بلکہ وہ ایک مشاقاور دور رسسوانحی خاکہ نگار، سفر نامہ نگاراور مترجم کی حیثیت سے بھی کامیاب نظر آتے ہیں۔ ان سب میں وہ اپنے ناول کی وجہسے سب سے زیادہ مقبول ہوئے۔

۱۹۸۳ء میں الیاس احمد گدی اپنے پہلے افسانوی مجموعہ "آدمی" کے توسط سے اردو فکشن کی دنیا میں نمودار ہوئے۔ اس مجموعے کی تمام کہانیاں مختلف رسائل و جرائد کی زینت بن چکی تھیں۔ اسی افسانے کی اکثر کہانیوں میں ترقی پسند کی جھلکصاف نظر آتی ہے، کیوں کہ اس وقتان کا افسانہ ترقی پسندی رہاہے اس لیے ان کے تمام افسانے ظلم و جبر کے خلاف آواز اٹھاتے نظر آتے ہیں۔ اور ان کے تمام افسانوں میں پلاٹ موجود ہے۔ "عجائب سنگھ"، "میری کہانی ان کا افسانہ"، "ستین" اور "آدمی" اس لحاظ سے قابل ذکر ہیں۔ اس افسانوی مجموعہ میں کل تیرہ افسانے شامل ہیں۔ ان کا دوسرا افسانوی مجموعہ "تھکا ہوا دن ۱۹۸۹ء میں منظر عام پر آیا جن میں کل پندرہ افسانے شامل ہیں۔

الیاس احمد گدی کی سب سے بڑی ادبی شناخت ان کی ناول نگاری ہے۔ ان کا پہلا ناول "زخم "۱۹۵۰ء میں مشورہ بک ڈپو، دہلی سے شائع ہوا۔ ۱۹۵۱ء میں ان کا دوسرا ناول "مرہم" کے نام سے منظر عام پر آیا۔ الیاس احمد کا تیسرا ناول "فائر ایریا ۱۹۹۴ء میں شائع ہوا۔ یہ ناول ان کی منفرد اور زندہ تخلیق ہے۔ اس کے علاوہ انھوں نے ایک سفرنامہ "لکشمن ریکھا کے پار" لکھا ہے۔ جو انھوں نے سرحد پار مشرقی پاکستان کا سفر ۱۹۶۸ء میں کیا تھا۔ اپنے بڑے بھائی غیاث احمد کی وفات کے بعد انھوں نے ایک سوانحی خاکہ نگدہ پور کا داستان گو" کے نام سے لکھا ہے۔ اس سوانحی مضمون میں بڑے بھائی کی زندگی کے عام پہلوؤں کو اجاگر کرنے کے ساتھ ساتھ وہ اپنے خاندانی حالات اور نجی زندگی کے واقعات کو بھی قلم بند کیا ہے۔

دائرہء کار اور مقصد- Scope and Objectives

آزادی کے بعد جو منفرد و ممتاز افسانہ نگار ابھر کر سامنے آئے ہیں ان میں غیاث احمد گدی بھی نمایاں مقام رکھتے ہیں۔ اقبال متین ان کی تحریروں کو بے حد پسند کرتے تھے۔ وہ اپنی کتاب "باتیں ہماریاں" میں لکھتے ہیں، میری نسل کے لکھنے والوں میں قاضی عبدالستار و غیاث احمد گدی کی اہمیت میں نے دل ہی دل میں محسوس کی تھی۔ غیاث احمد نے کرشن چندر سے متاثر ہو کر افسانہ نگاری کا آغاز کیا۔ مرزا حامد بیگ کے مطابق ان کا اولین مطبوعہ افسانہ "جوار بھاٹا ہے جو دسمبر ۱۹۴۵ء میں عالمگیر لاہور میں شائع ہوا۔ ان کی تخلیقات میں ان کے افسانوں

کے علاوہ تین مجموعے "بابالوگ" ۱۹۶۹ء "پرندہ پکڑنے والی گاڑی" ۱۹۷۷ "سارا دن دھوپ" ۱۹۸۵ اور ایک ناولٹ "پڑاؤ ۱۹۸۰" ہے۔

"بابالوگ" غیاث احمد کے افسانوں کا پہلا مجموعہ ہے جو ان کی افسانہ نگاری کی ابتدا سے کافی تاخیر سے شائع ہوئی۔ اس مجموعہ میں کل نو افسانے ہیں۔ اس میں شامل پہلی کہانی "بابالوگ" ایسے بوڑھے کی کہانی ہے جو ہر گناہ سے پاک ہے۔ خدمت گزاری جس کی زندگی کا مقصد ہے۔ افسانہ نگار نے بوڑھا انکل کے کردار کی پیکر تراشی اسی خوب صورتی سے کی ہے اس کے گہرے نقوش مرتسم ہو گئے۔ افسانے کا ایک اقتباس ملاحظہ فرمائیں:

"تمنہیں جانتیں، بے بی ڈارلنگ! جبتم ابی نہیں آتی تھیں اور میں شراب کے نشے میں تمہاری ماں کو محضاس لیے زدو کوب کرتا تھا کہ وہ مجھے ایک بچہ دینے سے مجبور تھی تو بڑھا تمہاری مدد کے سامنے کھڑا ہو جاتا اور پھر یہ پورا اس کے جسم پر ٹوٹ جاتا، وہ اف تک نہ کرتا تھا۔ صرف اس کے چہرے پر تکلیف کے باعث لکیریں بنتیں، بگڑتیں اور آنکھوں سے پانی جھر جھر بہتا۔ وہ چپ چاپ سہ جاتا پھر بے بی تم آئیں اور تمہاری مدراسی رات مر گئی۔ تو وہ کیسا رویا اور کیسا تڑپا تھا۔ وہ منظر کبھی نہیں بھول سکتا") بابالوگ(

صنف افسانہ کے علاوہ غیاث احمد نے فکشن کے ضمن میں ایک ناولٹ بھی لکھا ہے، جسے بعض حضرات ناول بھی شمار کرتے ہیں۔ موضوع پلاٹ اور ضخامت کے اعتبار سے اسے ناولٹ کہنا زیادہ موزوں ہو گا۔ اس کتاب کا انتساب "لتا" کے نام ہے اور ساتھ میں مصرعہ بھی درج ہے کہ "آواز تیری گیسوئے شب کھول رہی ہے"۔ ناولٹ کے ابتدائی صفحے پر اردو کے مشہور شاعر "بانی" کی نظم رقم ہے۔ سات ابواب پر مشتمل فکشن نگار کا یہ ناولٹ ہے، اور یہ ناولٹ تین کرداروں پر مشتمل ہے۔ ایک لقوہ زدہ بیمار شخص ہے۔ دوسری سونا ہے تیسرا کردار اس کا باس ہے جو ہموقت سونا کے ساتھ رہتا ہے جب کہ لقوہ زدہ شخص سونا کا شوہر ہے۔ اپنی تینوں کرداروں کے سہارے کہانی آگے بڑھتی ہے اور اپنے انجام کو پہنچتی ہے۔ کہانی اسی طرح ابھر کر سامنے آتی ہے۔

"لقوہ زدہ شخص اور سونا میں رشتہ میاں بیوی کا ہے، وہ ایک دوسرے کو پ ںچ ی ن سے جانتے ہیں۔ دونوں ساتھ کھیلے، پڑھے اور جوان ہوئے۔ دونوں میں محبت ہوئی اور پھر شادی، شادی کے بعد وہ فالج کا شکار ہوا۔ جسم حرکت سے محروم ہو گیا۔ گویائی سلب ہو کر رہ گئی، البتہ سماعت، بصارت، احساسات اور یاداشت کی قوتیں باقی رہیں۔") ناولٹ پڑاؤ(

الیاس احمد گدی ایک ذہین قسم کے آدمی تھے۔ قدرت نے انھیں بڑی ذہانت بخشی تھی۔ وہ بیک وقت افسانہ نگار، ناول نگار، سوانحی خاکہ نگار اور سفر نامہ نگار کی حیثیت سے بھی مشہور و مقبول ہوئے۔ ان کا پہلا افسانوی

مجموعہ "آدمی ۱۹۸۳ء میں منظر عام پر آیا۔ اس مجموعے میں کلتیرہ افسانے شامل ہیں، اور اس مجموعے کی پہلی کہانی "سزا" ہے جو شمع دہلی سے ۲۰ نومبر ۱۹۶۳ء میں شائع ہوا۔

افسانہ سزا: یہ کہانی ماضی کی یادوں سے اس انداز میں شروع ہوتی ہے!

"بڑے سفید توشک پر ٹھاکر منگل سنگھ نے اپنا سوکھا ہوا بازو پھیکا اور نرم تکیے پر آہستگی سے سر ٹکا کر آنکھیں بند کر لیں۔ کتنا زمانہ گزر گیا ہے۔ ایک جگ بیت گیا۔۔ وہ ہونٹوں ہی ہونٹوں میں بڑبڑائے۔ پاس بیٹھے ہوئے ان کے پوتے نے فکرمندی سے اس بوڑھے سے دادا کی طرف دیکھا اور بے چارگی سے سوچا کہ سچ مچ ایک جگبیت گیا ہے۔"

سماجی پس منظر میں لکھی گئی یہ کہانی بنیادی طور پر ٹھاکر منگل سنگھ اور اس کی بہو سنالنی دیوی کے ارد گرد گردش کرتی ہے۔ اس افسانے میں یہ دکھایا گیا ہے کہ روایت جان دینے کی صورت میں آدمی بے حس ہو کر رشتوں سے دور ہوتا جارہا ہے۔ نفرت ، احتجاج اور بغاوت کے متنوع ر نگ اس افسانے میں سمائے ہوئے ہیں۔ سامراجیت اور جاگیر دارانہ نظام پر اس افسانے میں زبر دست چوٹ ہے۔ اسی چوٹ نے اس افسانے کو قابل ستائش بنادیا ہے۔

الیاس احمد نے افسانہ کے ساتھ ساتھ ناول بھی لکھے ہیں۔ ان کی ادبی زندگی کی ابتداء افسانے سے ہوئی، لیکن اردو ادب میں ان کی انفرادی شناخت کی ضامن ان کی ناولیں ہیں۔ انہیں ناول کی تکنیک پر بڑا عبور حاصل ہے۔ ان کا پہلا ناول "زخم ۱۹۵۰، دوسرا" مرہم ۱۹۵۱ "اور تیسرا ناول" فائر ایریا ۱۹۹۴ "میں شائع ہوا۔ اس ناول کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ اسے ساہتیہ اکادمی انعام سے نوازا گیا۔ اس ناول کی کئی زبانوں میں ترجمہ بھی ہو چکا ہے۔ بقول اقبال گدی فائر ایریا کا اب تک چودہ زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے۔

ناول فائر ایریا کا موضوع کولڈ فیلڈ یا کولیری کی زندگی ہے۔ الیاس احمد نے جس ماحول کو موضوع بنا کر ناول لکھا ہے اس ماحول میں وہ پلے بڑھے ہیں۔ انھیں قریب سے دیکھا ہے۔ کولیری میں کام کرنے والے مزدور جانور سے بھی بدتر زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ یہ ناول حقیقت سے قریب تر ہے۔ مزدوروں کی بد حالی اور اس کی پس ماندگی کو انھوں نے بہت پر اثر انداز میں تحریر کیا ہے۔

"غریب، چھوٹا اور پیچ، انھیں بھگوان نے نہیں بنایا۔ ان کو نیچے گرایا گیا ہے، ان کا استحصال کیا گیا ہے۔ ان کو بھوکا اور ننگا رکھ کر، سود میں جکڑ کر مار پیٹ کر اس حد تک پہنچا دیا گیا ہے کہ وہ کیڑے بھرے آم کھانے پر آمادہ ہو گئے۔ سارا سماجی شعور، سارا معاشرتی اور تہذیبی

تصوران کے یہاں مفقود ہو گیا۔ صرف ایک بات وہ جانتے ہیں کہ زندہ رہنا ہے۔ وہی بات جو ایک جانور جانتا ہے۔ یہ سب ایک دو سال یاد سبیس سال میں نہیں ہوا بلکہ ہزاروں سال چلتا رہا۔"

(ناول فائر ایریا)

Existing Research Field in this Areas

تحقیق وہ تلاش ہے جسے بروئے کار لا کر مقصد حصول کی تکمی کی جاتی ہے۔ میرے لٹریچر سروے کے مطابق" غیاث احمد گدی اور الیاس احمد گدی کی فکشن نگاری: ایک تقابلی مطالعہ" پر خاطر خواہ تحقیقی و تنقیدی کام نہیں ہوا ہے۔ البتہ چند ایک لوگوں نے کسی مخصوص پہلو یا پھر جزوی طور پر کام کیا ہے۔ لیکن وہ بھی کلیت کو نہیں پہنچتے۔ میرے خیال میں دونوں شخصیات کی فکشن نگاری کا تقابلی مطالعہ پر اور ان کی خدمات کے حوالے سے تحقیقی اور تنقیدی کام کر کے اردو ادب میں نئی جہات کو تلاش کیا جا سکتا ہے۔ موضوعاتی، سماجیاتی، تاریخ، اسلوبیاتی اور فکری اعتبار سے دونوں کی تحریریں انتہائی اہمیت کی حامل ہیں۔

The Source of Research

دوران تحقیق مواد کے درج ذیل وسائل ہوں گے:

- غیاث احمد گدی اور الیاس احمد گدی کی لکھی کتب
- رسائل و جرائد
- انٹر نیٹ
- ہندوستان کی مختلف لائبریریاں مختلف جامعات کے ماہر اساتذہ سے گفتگ
- مختلف نقاد اور محققین کے انٹرویوز

Tentative Chapterisation ابواب بندی

باب اول: غیاث احمد گدی اور الیاس احمد گدی- مختصر سوانح حیات (گدی معاشرہ، تاریخ پس منظر اور معاشرہ کے خصائص)

باب دوم: غیاث احمد گدی کی فکشن نگاری (ناول اور افسانہ)

باب سوم: الیاس احمد گدی کی فکشن نگاری (ناول اور افسانہ)

باب چہارم: غیاث احمد گدی اور الیاس احمد گدی کے اسلوب کا تقابلی مطالعہ

باب پنجم: غیاث احمد گدی اور الیاس احمد گدی کی ترجیحات اور بیانی

Research Method and Technique

کسی بھی کام کی تکمیل کے لیے منصوبہ بندی نہایت ہی ضروری ہے۔ منصوبہ بندی کے بغیر اکثر کام پائے تکمیتک نہیں پہنچتے۔ لہذا میری تحقیق کا طریقہ کار یوں ہو گا:

- سوانحی طریقہ کار
- تاریخ طریقہ کار
- تجزیاتی طریقہ کار
- اسلوبیاتی طریقہء کار
- موضوعاتی طریقہء کار

Bibliography

<u>Primary Sources</u>

١) غیاث احمد گدی: بابا لوگ، پرندہ پکڑنے والی گاڑی، سارا دن دھوپ (افسانوی مجموعے)

٢) غیاث احمد گدی: پڑاؤ (ناولٹ)

٣) غیاث احمد گدی میراث (خالص افسانوی ادبی مجلہ)

٤) الیاس احمد گدی: آدمی، تھکا ہوا دن (افسانوی مجموعے)

٥) الیاس احمد گدی: زخم، مرہم، فائر ایریا (ناول)

٦) الیاس احمد گدی: لکشمن ریکھا کے پار (سفرنامہ)

٧) الیاس احمد گدی: مگدھ پور کا داستان گو (خاکہ)

٨) بھونیشور ناتھ رینو کی کہانیاں۔ ترجمہ الیاس احمد گدی

<u>Secondary sources</u>

۱. آج کا اردو ادب: ڈاکٹر ابواللیث صدیقی۔ ایجوکیشنل بک ہاؤس۔ عل گڑھ ۱۹۷۵

۲. ادب اور انقلاب: اختر حسین رائے پوری۔ فیروز سنز، لاہور ۱۹۶۲

۳. آٹھویں دہائی کے معروف افسانہ نگار: ڈاکٹر نسیم احمد ذہیب نیم سہسرام ۱۹۹۵

۴. الیاس احمد گدی: ڈاکٹر ہمایوں اشرف۔ ساہتیہ اکادمی، دہلی ۲۰۱۷

۵. ترقی پسند تحریک ایک جائزہ: ہنس راج رہبر۔ آزاد کتاب گھر، دہلی ۱۹۶۷

۶. ناول دو گز زمین کی حقیقت: محمد ذاکر حسین

۷. اردو افسانہ تحقیق و تنقید: انوار احمد بیکن بکس ملتان ۱۹۸۸

۸. ہم نفسوں کے بزم میں: شمیم حنفی - مکتبہ جامعہ لمیٹید، نئی دہلی ۲۰۰۶

۹. انٹرویوز (مشمولہ غیاث احمد گدی: انور شمیم) مرتب (جمشید قمر۔ ایمن پبلی کیشنز رانچی

۱۰. غیاث احمد گدی کے افسانے تعارف و انتخاب۔ جمشید قمر۔ ایمن پہلی کیشنز رانچی ۱۹۹۱

۱۱. اردو فکشن اور تیسری آنکھ: وہاب اشرفی۔ ایجوکیشنل پبلیشنگ ہاؤس نئی دہلی، ۱۹۹۴

۱۲. رسائل و جرائد

نگراں

ڈاکٹر محمد رضوان علی

اسوسیٹ پروفیسر و صدر شعبہ اردو

رانچی یونیورسٹی، رانچی

ریسرچ اسکالر

محمد مہتاب عالم

Proposed Synopsis for Ph.D Research

غیاث احمد گدی اور الیاس احمد گدی کی فکشن نگاری:
ایک تقابلی مطالعه

GHAYAS AHMAD GADDI AUR ILYAS AHMAD GADDI KI FICTION NIGARI: EK TAQABULI MUTALEA

Under the supervision of:

Dr. Md. Rizwan Ali
Associate professor
Head, University Department of urdu
Ranchi university, Ranchi

Submitted by:

Md Mahtab Alam

<u>DEPARTMENT OF URDU</u>

2nd Floor, Humanities Building, University Road, Morabadi
Ranchi University, Ranchi 834008, Jharkhand (India)